

DARUL IFTA
Jamia-Uloom-Islamiyyah
(University of Islamic Sciences)
Allama Muhammad Yousuf Banuri Town
Karachi - Pakistan.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



۰۸-۰۴-۱۴۴۳ / 2021-11-14 آء:

دار الافتاء
جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ محمد یوسف بنوری ناؤن
کراچی - پاکستان

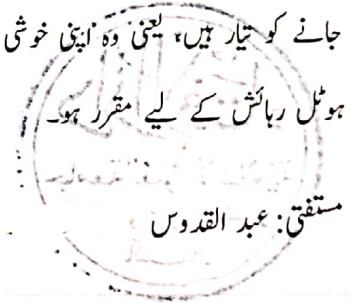
فتویٰ نمبر: 144304100229

سوال

آج کل سعودی عرب جانے کی ترتیب یہ ہے کہ دہئی یا ابو ظہبی میں پہلے 15 سے 16 دن اسے کرنا پڑے گا، پھر سعودی عرب جانا ہوگا، مسافر اسے کے دوران نماز میں قصر کریں گے یا اتمام؟

وضاحت:

دہئی میں مسافروں پر کوئی پابندی نہیں ہوتی، وہ اپنے ساتھیوں، و دیگر رشتہ داروں کے پاس جا سکتے ہیں، رات بھی گزار سکتے ہیں، سیر و تفریح کے لیے دور دور تک جا سکتے ہیں، کوئی پابندی نہیں، مسافرین کہتے ہیں کہ اگر ہمیں جلد از جلد یہاں سے جانے کی اجازت مل جائے، تو ہم جانے کو تیار ہیں، یعنی وہ اپنی خوشی سے قیام نہیں کرتے، بلکہ مجبوری میں کرتے ہیں، نیز مسافروں کے لیے عملہ کی جانب سے ایک مخصوص



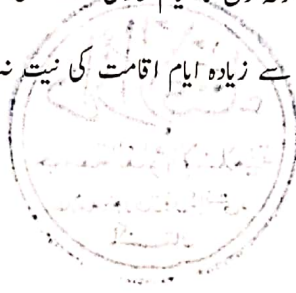
جواب

صورتِ مسئلہ میں ایسے مسافرین جو پندرہ دن یا اس سے زیادہ عرصہ دہئی یا ابو ظہبی میں سے کسی ایک شہر میں ہی مقیم رہنے کی نیت کر چکے ہوں ان پر مکمل نماز ادا کرنا لازم ہوگا، تاہم اگر وہ گھومنے کے لیے کسی اور شہر یا ریاست میں جاتے ہیں، تو رہائشی شہر یا ریاست سے نکلنے ہی مسافر شمار ہوں گے، بشرطیکہ 48 میل یا اس سے زائد کا فاصلہ ہو، اور جب تک رہائشی شہر یا ریاست میں واپس نہیں آجاتے قصر ادا کرتے رہیں گے۔

البتہ ایسے مسافر جنہوں نے کسی ایک ریاست میں ہی سکونت اختیار کرنے کی نیت نہ کی ہو، بلکہ ان کا مقصد عرب امارات کی دیگر ریاستوں میں جانے اور وہاں رات بسر کرنے کا بھی ارادہ ہو، تو وہ ان پندرہ یا سولہ دنوں میں مسافر ہی شمار ہوں گے، اور نمازوں میں قصر کریں گے۔

اسی طرح سے ایسے افراد جنہوں نے پندرہ دن ایک ریاست میں رہنے کی نیت کر رکھی ہو، لیکن کچھ روز بعد کسی اور ریاست منتقل ہونے کی نیت سے پہلی ریاست سے اقامت ترک کر دیں، اور جس جگہ منتقل ہونے کا ارادہ ہو، اس جگہ اور پہلی ریاست میں کم از کم 48 میل کی مسافت ہو تو، اس صورت میں بھی بقیہ ایام مسافر ہی شمار ہوں گے، اور ان پر قصر لازم ہوگی۔

مذکورہ بالا تفصیل سعودیہ جانے سے قبل پندرہ یا سولہ دن کا قیام لازمی ہونے کی صورت میں ہے، البتہ اگر پندرہ دن سے قبل جانے کی اجازت ہو، اور مسافر دہئی یا ابو ظہبی میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایام اقامت کی نیت نہ کرے تو صورت میں مسافر ہی رہے گا، چاہے اس کی اقامت کا دورانیہ پندرہ دن سے بڑھ بھی جائے۔



بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع میں ہے:

"(وأما) اتحاد المكان: فالشرط نية مدة الإقامة في مكان واحد؛ لأن الإقامة قرار والانتقال يضاذه ولا بد من

الانتقال في مكانين وإذا عرف هذا فنقول: إذا نوى المسافر الإقامة خمسة عشر يومًا في موضعين فإن كان

مصرًا واحدًا أو قريةً واحدةً صار مقيمًا؛ لأنهما متحداً حكماً، ألا يرى أنه لو خرج إليه مسافرًا لم يقصر فقد وجد

الشرط وهو نية كمال مدة الإقامة في مكان واحد فصار مقيمًا وإن كانا مصريين نحو مكة ومنى أو الكوفة والحيرة

أو قريتين، أو أحدهما مصر والآخر قرية لا يصير مقيمًا؛ لأنهما مكانان متباينان حقيقةً و حكمًا".

(كتاب الصلاة، فصل: وأما بيان ما يصير المسافر به مقيمًا، ١ / ٩٨، ط: دار الكتب العلمية)



فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

"ولو نوى الإقامة خمسة عشر يومًا في موضعين فإن كان كل منهما أصلًا بنفسه نحو مكة ومنى والكوفة والحيرة

لا يصير مقيمًا وإن كان أحدهما تبعًا للآخر حتى تجب الجمعة على سكانه يصير مقيمًا".

(كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلوة المسافر، ١ / ١٤٠، ط: دار الفكر)

مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر میں ہے:

(ولو نواها) أي الإقامة (بموضعين مكة ومنى لا يصير مقيا إلا أن يبيت بأحدهما) لأن إقامة المرء تضاف إلى مبيته هذا إذا كان كل من الموضعين أصلا بنفسه وإن كان أحدهما تبعا لآخر قريبا من المصر بحيث تجب الجمعة على ساكنه فإنه يصير مقيا فيها بدخول أحدهما أيها كان لأنها في الحكم كوطن واحد كما في التبيين.

وفي السراجية رجل قدم مكة حاجا في عشر الأضحي وهو يريد أن يقيم بها سنة فإنه يصلي ركعتين حتى يرجع من منى لأن نية الإقامة للحال لا معتبر بها لأنه يحتاج إلى أن يخرج إلى منى لقضاء المناسك فصار بمنزلة نية الإقامة في غير موضعها وإذا خرج إلى منى يصلي أربعاً إلا إذا كان لاحقا.

(كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ١ / ١٦٢، ط: دار إحياء التراث العربي).

فقط والله اعلم



25-11-2021

١٤٤٣-٠٤-١٩



أجاب
مفتي

مفتي عمران ممتاز صاحب

الجواب صحیح
محمد عبد القادر

مفتي محمد عبد القادر صاحب

